خطِ مشفق خواجہ بہ نام صدیق جاوید

مشفق خواجہ (خواجہ عبدالحئی)

- پیدائش : دسمبر ۱۹۳۵ء لاہور
- وفات : فروری ۲۰۰۵ء کراچی
- تصانیف : خوش معرکۂ زیبا، سخن در سخن، غالب اور صفیر بلگرامی، جائزہ مخطوطاتِ اردو، ابیات (شاعری)

محترم و مکرمی ، سلام مسنون!

آپ کا ۲ مئی کا خط ابھی کچھ دیر پہلے موصول ہوا۔ میں شرمندہ ہوا کہ گزشتہ مفصل خط کا جواب میں نے نہیں لکھا۔ پہلے اس کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ جھنڈیر[1] کے میاں مسعود احمد کی لائبریری میں نے ۱۹۹۶ ء میں دیکھی تھی جب میں بہاول پور گیا تھا۔ چوں کہ وقت کم تھا، اس لیے سرسری نظر ڈال ہی سکا۔ اس کے بعد سے میاں مسعود احمد صاحب کا مسلسل اصرار تھا کہ میں ان کے ہاں آؤں اور چند دن وہاں گزاروں۔ اکتوبر ۹۹ء میں مَیں لاہور گیا تو اس کا ذکر ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور ڈاکٹر تحسین فراقی سے ہوا۔ ان دونوں نے اور دو اور دوستوں ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر اور جعفر بلوچ صاحب نے بھی اس لائبریری کو دیکھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔ طے یہ پایا کہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اپنی سہولت کے مطابق وقت طے کریں گے۔ اپریل کے شروع میں ہاشمی صاحب نے فون کیا اور بعد میں خط بھی لکھا کہ ۱۵ سے ۲۱ ، اپریل تک وہ اور دوسرے دوست اس سفر کے لیے تیار ہیں۔ ۱۵، کی شام کو میں ملتان پہنچ گیا اور دوسرے دن صبح جھنڈیر[2] ڈاکٹر اورنگ زیب عالم گیر اور جعفر بلوچ صاحب بہ راہِ راست جھنڈیر پہنچ گئے۔ معلوم ہوا، رفیع الدین ہاشمی اور تحسین فراقی کی طبیعت ناساز ہوگئی، اس لیے وہ نہیں آسکے۔ فراقی صاحب اخیر ۱۷، کی شام کو آگئے، لیکن ہاشمی صاحب، جن کی تجویز پر سفر کا پروگرام بنا تھا، نہیں آئے۔ معلوم ہوا، اس میں ان کی ناسازیِ طبع سے زیادہ اس بات کا دخل تھا کہ اب وہ صدرِ شعبہ بن گئے ہیں، اور انھیں ایک ضروری میٹنگ میں شرکت کرنا ہے۔ خیر ہم چاروں ۲۰، کی دوپہر تک جھنڈیر میں رہے اور اس لائبریری کو دیکھتے رہے۔ یہ میاں مسعود احمد کا حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ ایسی عمدہ ذاتی لائبریری شاید ہی کوئی دوسری پاکستان میں ہو۔ ایک لاکھ سے زیادہ کتابیں اور پانچ ہزار سے زیادہ مخطوطات ہیں۔ تقریباً ہر موضوع پر یہاں کتابیں موجود ہیں اور ان میں سے بہت سی نوادر کا درجہ رکھتی ہیں۔ یہاں قیام کے دوران آپ مسلسل یاد آتے رہے کہ اس لائبریری میں آپ کی کتابوں سے لوگ استفادہ کریں گے اور یہ صدقۂ جاریہ آپ کے درجات کی بلندی کا باعث ہوگا۔

۱ جھنڈیر قبیلے کا نام ہے۔ میاں مسعود احمد کے والد کے نام پر میلسی کے گاؤں سردار پور جھنڈیر میں لائبریری واقع ہے۔

۲ موضع سردار پور جھنڈیر تحصیل میلسی ضلع وہاڑی، خواجہ صاحب کو یاد نہیں رہا جھنڈیر قبیلے کا نام ہے۔

لائبریری سے استفادہ کرنے کے لیے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ بانیِ کتب خانہ، آنے والوں کی ہر ممکن خدمت کرتے ہیں۔ ہم لوگ ایک روز بہاولپور بھی گئے۔ وہاں میرے ایک دوست سید سعید احمد دفن ہیں۔ اس نواح میں آکر ان کی قبر پر فاتحہ خوانی نہ کرتا اور ان کے اہلِ خانہ سے نہ ملتا تو یہ آئینِ دوستی کے خلاف ہوتا۔

جھنڈیر والوں کی ایک بات لکھنے سے رہ گئی ۔ میں نے اُنھیں مشورہ دیا کہ وہ اپنی لائبریری کو ایک علمی ادارے کی صورت دے دیں، جیسے دارالمصنّفین اعظم گڑھ ہے۔ وہ اس پر آمادہ ہیں۔ وہ اسے رہایشی علمی ادارہ بنائیں گے۔ یہاں صرف کتابیں جمع نہیں کی جائیں گی، علمی کام بھی ہوگا۔

اچھا اب اجازت دیجیے۔ دیکھیے میں نے خط نہ لکھنے کی تلافی کر ہی دی۔ خدا کرے آپ خیریت سے ہوں۔ خط کی دوسطری رسید مل جائے تو کرم ہوگا تاکہ یہ اطمینان ہو کہ خط آپ تک پہنچ گیا۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ
۵- مئی ۲۰۰۰ء
(مراسلات : مشفق خواجہ - صدیق جاوید)

مشق

سوال نمبرا : درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(۱) مشفق خواجہ نے کسے خط تحریر کیا ہے اور کس مقصد کے تحت؟ مختصراً اپنے الفاظ میں بتائیے۔
(۲) اس خط میں کتنی شخصیات کا ذکر کیا گیا ہے ؟
(۳) خط کا اسلوب کیسا ہے ؟ واضح کیجیے۔
(۴) خط میں کون سی لائبریری کا ذکر کیا گیا ہے ؟اور کیوں ؟
(۵) دارالمصنّفین اور جھنڈیر میں کیا بات مشترک ہے ؟
(۶) لائبریری میں موجود کتابوں سے استفادے کو صدقہ جاریہ کیوں کہا ہے ؟

سوال نمبر۲ : درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

مکرمی	مفصل	سرسری	اشتیاق	براہ راست
ناساز	استفادہ	صدقۂ جاریہ	تلافی	آئینِ دوستی

سوال نمبر۳ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) مسعود احمد کی لائبریری دیکھی۔
(الف)۱۹۹۵ء میں (ب)۱۹۹۶ء میں (ج)۱۹۹۷ء میں (د)۱۹۹۸ء میں

(۲) ہاشمی صاحب نے فون کیا:
(الف)فروری میں (ب)مارچ میں (ج)اپریل میں (د)مئی میں

(۳) جھنڈیر نام ہے:
(الف)جگہ کا (ب)ملک کا (ج)ذات کا (د)قبیلے کا

(۴) دارالمصنفین ہے:
(الف)اعظم گڑھ میں (ب)وہاڑی میں (ج)بہاول پور میں (د)ملتان میں

(۵) میاں مسعود کی لائبریری میں مخطوطات موجود تھے:
(الف)پانچ ہزار (ج)چھے ہزار (ج)سات ہزار (د)آٹھ ہزار

سرگرمیاں

- طلبہ اسی خط کے انداز میں ایک خط تحریر کرکے دکھائیں گے۔
- اس خط میں ایسا کیا ہے جسے ڈرامے کی صورت میں پیش کیا جائے۔

برائے اساتذہ

- خط لکھنے میں طلبہ کی مدد کیجیے۔
- سرکاری خط اور نجی مراسلے میں کیا فرق ہے، طلبہ کو تفصیلاً بتائیے۔